کتاب نما

فلسفہ، سائنس اور قرآن، الشیخ ندیم الجسر، مترجم: خدا بخش کلیار ایڈووکیٹ۔ ناشر: الفیصل، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۵۰۲، قیمت: ۱۸۰ روپے۔

یہ کتاب مفتی طرابلس (لبنان) الشیخ ندیم الجسر کی ایک تالیف **قصة الایمان بین الفلسفه والعلم والقرآن** کا اردو ترجمہ ہے۔ اس سے قبل مولف کے والد شیخ حسین الجسرؒ کی تصنیف **الرسالة الحمیدیه** کا اردو ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی نگرانی میں اسلام اور سائنس کے نام سے شائع ہوا تھا۔ دونوں کتابوں کا موضوع بنیادی طور پر ایک ہی ہے البتہ الرسالة الحمیدیه کی نسبت، زیرِنظر کتاب فلسفے کے دو ہزار سال کے زیادہ گہرے مطالعے اور تجزیے پر مشتمل ہے۔ مولف کے مطابق یہ کتاب دراصل سمرقند کے الشیخ الموزون اور ان کے ایک شاگرد کے درمیان مکالمات پر مشتمل ہے۔ شاگرد کے ذہن میں اسلامی عقائد کے بارے میں شکوک و شبہات ہیں، شیخ الموزون انھیں دور کرتے ہیں اور اس خوبی کے ساتھ کہ ان کے ارشادات دیگر قارئین کے لیے بھی نہایت مفید ہیں، خصوصاً آج کے دورِ الحاد میں، جب اکثر افراد ذہنی شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں، مگر ان کا حل انھیں کہیں سے نہیں ملتا۔

شیخ الموزون کا کہنا ہے کہ فلسفہ ایک سمندر ہے لیکن دیگر سمندروں کے برعکس اس کے ساحل خطرات اور گمراہی سے عبارت ہیں۔ سلامتی اور ایمان سمندر کی گہرائیوں میں ہے۔ الشیخ پہلے سائنس اور فلسفے کا فرق بیان کرتے ہیں، پھر خالقِ کائنات کے وجود اور مابعد الطبیعیات کے بارے میں مختلف فلسفیوں کے افکار کا ذکر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ زیادہ تر فلسفی الٰہ حقیقی کے متلاشی رہے ہیں۔ سب سے پہلے وہ یونان کے فلسفیوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں سے (بقول ان کے) بعض نے الٰہ حقیقی کی طرف راہ پا لی اور بعض کی عقل اس کے تصور سے عاجز رہ گئی۔ یونانی فلسفے کی بحث میں سب سے پہلے قابلِ قدر حصہ وہ ہے جہاں الشیخ عقلی مبادیات کے حق میں دلائل دیتے ہیں (ص ۶۴)۔ یہ دلائل آج بھی مابعد الطبیعیات کے مخالفین کے سامنے پیش کیے جاسکتے ہیں جو کہتے ہیں کہ تجربے (سائنس) سے ماورا کوئی علم ہی نہیں۔

آگے چل کر وہ مسلمان فلسفیوں کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے ان کے بقول ایمان صادق بالوحی اور ایمان بذریعہ عقلِ سلیم کو جمع کر لیا، البتہ ان میں سے کچھ نے تخلیق کے مراتب اور اس کے واسطوں کو نوافلاطونیت کے بے ہودہ نظریات سے اخذ کیا۔ مسلمان فلسفیوں نے موجودات کو ممکن الوجود (جس کے نہ

ہونے سے بھی کوئی عقلی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی) اور واجب الوجود (جس کے نہ ہونے سے عقلی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے' یعنی تجرباتی / سائنسی دلیل کے بغیر بھی عقل بذات خود اس کے وجود کا تقاضا کرتی ہے) میں تقسیم کیا اور یوں خالق کائنات کے وجود پر عقلی دلائل قائم کیے۔

پھر مغربی فلسفیوں کے افکار کا جائزہ ہے۔ خصوصاً کانٹ (Kant) کے افکار کی بحث قابل قدر ہے' جس نے ہیوم (Hume) کے پیش کردہ شکوک کے جواب میں عقل کی بنیادوں کی وضاحت کرنے کی کوشش کی۔ وہ اس بات کا قائل تھا کہ معرفت تنہا تجربات و مشاہدات سے حاصل نہیں ہوتی' عقل سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ عقل خالص کو نظریۂ زمان و مکان سے بلند تر ہو کر نہیں دیکھ پایا۔ اس نے اپنے ایمان کے باوجود یہ کہا کہ عقل صرف محسوسات کی دنیا میں کام کر سکتی ہے' لہٰذا تخلیق کائنات کے بارے میں عقل کچھ نہیں کہہ سکتی---- یہ رائے قائم کرنے میں وہ یہ نظرانداز کر گیا کہ یہ کائنات مجموعی طور پر بھی محسوسات میں شامل ہے' اور عقل کا کام صرف اس کے اجزا کی وضاحت نہیں اس مجموعے (عالم) کی وضاحت بھی ہے [راقم کے خیال میں کانٹ کی اس غلطی کے باعث اس کے بعد مغربی فلسفہ' تجربات و مشاہدات تک محدود ہو کر رہ گیا] ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تجربات و مشاہدات کے راستے معرفت الٰہی کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ ڈارون ازم ہے۔ شیخ الموزون کے خیال میں عالم عیسائیت میں اس حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں جو اب ہمارے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ الشیخ کا کہنا ہے کہ ڈارون' اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا اور صراحت کرتا ہے کہ سارے جانور اور پودے چار یا پانچ اصلوں کی طرف لوٹتے ہیں جو زمانہ قدیم میں پیدا شدہ ہیں' جن میں ہر ایک کا ایک جوڑا اصلی تھا۔ اس موقع پر الشیخ بتاتے ہیں کہ انیسویں صدی میں ایک ہی عالم دین تھا جس نے یہ لکھنے کی جسارت کی کہ ڈارون کا نظریہ احکام دین سے قطعی طور پر متعارض نہیں' یعنی مصنف الرسالۃ الحمیدیہ شیخ حسین الجسر۔ البتہ ان کا بھی یہ کہنا تھا کہ نظریہ ارتقا کی صحت پر وہ دلائل قاطعہ قائم نہیں ہوئے جو ہمیں نصوص کی تاویل کی طرف راغب کریں۔ ص ۲۲۳ تا ۲۳۹ میں اس بات کا بیان ہے کہ قرآن و حدیث اور سائنسی علوم و نظریات میں تقابل کے عمومی اصول کیا ہیں؟

کتاب کے دوسرے نصف کی ابتدا میں الشیخ نے قرآن مجید کی وہ تمام آیات جمع کر دی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کے اثبات پر دال ہیں۔ الشیخ کہتے ہیں کہ یہ وہ بدیہی' سہل' سادہ اور واضح براہین ہیں جن کا ادراک عقل کو استدلال و بحث کی گہرائیوں میں جائے بغیر ہو جاتا ہے۔ یہ آیات ان دلائل کو اس انداز سے پیش کرتی ہیں کہ یہ نزول قرآن کے وقت کے عام آدمی کی سمجھ میں بھی آ سکتے تھے اور' مرور ایام کے ساتھ ساتھ' جیسے جیسے علم میں اضافہ ہوتا چلا گیا' ان کے اسرار علما پر منکشف ہوتے رہے۔ ان انکشافات کو' متعلقہ قرآنی آیاتؐ کے ہمراہ' اس کتاب میں نہایت عمدہ اور ادبی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

بہت سے قارئین کے لیے یہ کتاب کا دلچسپ ترین حصہ ہے۔

یہ کتاب ہمارے مدارس عربیہ کے نصاب میں شامل ہونی چاہیے' تاکہ ہمارے علما یہ جان سکیں کہ آج کے دور میں مسلمانوں کے سامنے نظریاتی میدان میں اصل آزمایش کیا ہے (ص ۳۰'۳۱)۔ مزید یہ کہ وہ ایک عالم دین (الجسر) ہی کی زبان سے خاصی حد تک یہ جان لیں کہ آج کے گمراہ فلسفے کا اسلام کے مطابق جواب کیا ہے۔ جدید تعلیمی اداروں میں بطور ایک نصابی کتاب کے اسے داخل کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے البتہ یہ ضروری ہے کہ اس میں موضوعاتی ترتیب اور حوالہ جات کا اہتمام کیا جائے۔ موجودہ حالت میں بطور ایک زاید از نصاب کتاب کے' یہ جدید تعلیمی اداروں میں موثر ثابت ہو سکتی ہے۔

جناب خدا بخش کلیار نے ترجمے میں غیر معمولی محنت کی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مدارس عربیہ سے باہر کے قارئین کے لیے بھی مفید اور موثر ثابت ہوگی (**ڈاکٹر بلال مسعود**)۔

حرمین شریفین کی فضاؤں میں، گوہر ملسیانی۔ ناشر: شہ تاج مطبوعات' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۳۳۱۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

حج کے سفرنامے ہمارے ادب کا ایک دل کش اور ایمان افروز حصہ ہیں۔ گوہر ملسیانی کا یہ سفرنامہ' سفرنامے کے ساتھ ساتھ سیرت کی کتاب بھی ہے۔ انھوں نے سفرنامے کی وسعت کو پورا پورا بلکہ زیادہ ہی استعمال کیا ہے۔ مدینہ پہنچے تو مسجد نبویؐ کی تعمیر و توسیع کی پوری تاریخ بھی قارئین کے لیے لکھ دی۔ جیسا انھوں نے خود بتایا ہے کہ اس میں صرف مناسک حج ہی نہیں بلکہ بیت اللہ کے سائے میں پیغمبرؐ اسلام اور صحابہ کرامؓ کے جذب و مستی سے پر لمحات' تاریخ اسلام کے آئینے میں بولتی ہوئی آواز' عصر حاضر کے حوالے سے تڑپتی ہوئی صدائیں اور صاحبان اقتدار کے ساتھ اسلامیان عالم کے عروج و زوال کے حوالے--- اور یوں اس سفرنامے میں سیرت' معاشرت' معیشت' تاریخ وغیرہ پر بھی معلومات ملتی ہیں۔

گوہر ملسیانی' ادیب ہیں' شاعر ہیں' صاحب دل مسلمان ہیں' استاد ہیں' چنانچہ "بعض اوقات' میرے جذبات نوک قلم سے آب زم زم کی طرح اچھلے ہیں' کئی مراحل ایسے آئے ہیں' جہاں آنسوؤں کی زبان میں گفتگو ہوئی ہے اور ضبط کے سارے بند ٹوٹ گئے ہیں"۔ اگر محترم مصنف اس سفرنامے کو واردات قلبی تک ہی رکھتے تو حج کے سفرناموں میں ایک نہایت یادگار اضافہ ہوتا۔ معلومات اور تاریخ کے لیے دوسری کتب موجود ہیں (**مسلم سجاد**)۔

ہلال و صلیب کا نیا معرکہ، شفیق الاسلام فاروقی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز' چیٹرجی روڈ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۴۰۰۔ قیمت: ۱۸۰ روپے' مجلد۔

حق و باطل کی کش مکش ازل سے جاری ہے۔ عنوان بدلتے رہے ہیں، مگر کردار اور میدان ایک سے رہے ہیں۔ اس معرکے میں کارفرما روح تو بالکل ہی ایک جیسی رہی ہے۔ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار پر یہودی، عیسائی، مجوسی اور ہندو متفق رہے ہیں۔ جہاں جہاں ان کا بس چلا ہے، انھوں نے روز اول سے حیرت انگیز اتحاد کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہمہ جہت یلغار جاری رکھی ہے۔

جناب شفیق الاسلام فاروقی دعوت دین کے لیے ایک قابل رشک جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کی زیر نظر نئی کتاب اسی معرکے کا ایک روشن باب ہے۔ مصنف نے اس معرکے کو محض ایک تماشائی کے طور پر نہیں دیکھا، بلکہ جذبے سے سرشار ایک نوجوان مجاہد کی طرح اس جدل میں حصہ بھی لیا ہے۔ انھوں نے باقاعدہ ایک مورچہ سنبھال کر، ایمان، حاضر دماغی، قلم اور محدود وسائل کے ہتھیاروں سے یہ جنگ لڑی ہے۔ وہ ستائے بغیر ہر آن ایک زیرک اور بیدار مغز اوپی (جنگی اصطلاح میں اوپی اگلے مورچوں پر فوجیوں کی رہنمائی کے لیے دشمن کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا ہے) کی طرح دشمن، اس کی گھاتوں اور چالوں کو پرکھتے ہیں۔ پھر قلم بکف ہو کر دشمن سے براہ راست معرکہ آزمائی کرتے ہیں۔

فاروقی صاحب نے مغرب کے ثقہ اہل قلم کی، مخالف اسلام تحریروں پر گرفت کی ہے۔ طرز تحریر مناظرانہ ہے اور نہ طرز تکلم صوفیانہ۔ وہ ایک داعی حق کی طرح اسلام کا موقف بے لاگ انداز اور مدلل و متین پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے بیرونی دنیا میں انگریزی اور اندرون ملک اردو کو ذریعہ اظہار بنایا ہے۔ یہ کتاب مغربی ذہن اور ان کے اہل قلم کی اسلامی روح کو جاننے میں بے بسی کو آشکارا کرتی ہے۔ قدیم اور جدید تاریخ پر مصنف کی نظر سے آشنا کرتی ہے۔ قرآن، حدیث، سیرت پاکؐ اور اسلامی تاریخ کے نشیب و فراز اور غنیم کی ٹھوکروں کو بے نقاب کرتی ہے (سلیم منصور خالد)۔

عصر حاضر کی جہادی تحریکیں، محمد شفیق ملک۔ ناشر نوید سحر پبلی کیشنز، ۴۲ چیمبرلین روڈ، لاہور۔ صفحات: ۶۴۴۔ قیمت: ۲۶۰ روپے۔

امت مسلمہ، مختلف علاقوں میں غاصب قوتوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے جہاد کے عمل سے گزر رہی ہے۔ اسلام کی بنیاد ایمان اور جہاد پر استوار ہے۔ کشمیر، افغانستان، چیچنیا، کوسووا، اراکان، فلسطین، بوسنیا، مورو لینڈ (فلپائن) کے علاقے مسلمان حریت پسندوں اور مجاہدوں کے خوں سے لالہ زار ہیں۔

ان جہادی تحریکوں کے بارے میں مصدقہ معلومات کی فراہمی آسان کام نہیں ہے۔ یہ کتاب اس سلسلے میں معلومات فراہم کرنے کی ایک کاوش ہے۔ بہ ظاہر مصنف نے خاصی محنت سے کافی تفصیل فراہم کر دی ہے لیکن مراجع و مصادر ثانوی ہیں۔ اگر بنیادی عربی مآخذ کی مدد سے مزید معلومات تک رسائی حاصل کی جاتی تو اور بہتر ہوتا۔ اسی طرح کتاب کے حجم اور مباحث کو متناسب انداز سے مدون کرنے کی ضرورت تھی [

کہیں کہیں مبالغے اور سرسری پن کا احساس ہوتا ہے۔ تحقیقی انداز کی کمی اور پھیلاؤ زیادہ ہے] ۔ اس طرح کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا اور اس کا حلقہ قارئین بھی زیادہ وسیع ہوتا۔ بہ صورت موجودہ بھی کتاب مفید اور لائق استفادہ ہے (محمد ایوب منیر) ۔

تعلیم و تعلم اور دعوت کے اسلامی اصول و آداب' مولانا نصیب الرحمٰن علوی۔ ناشر: زم زم پبلشرز' شاہ زیب سنٹر' کوالی لائن نمبر ۳' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۱۸۳۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

علم کی فرضیت' اہل علم کی فضیلت' طالب علم کے حقوق و آداب' استاد کے حقوق و آداب' ساتھیوں کے حقوق' آداب درس' آداب تدریس' کاغذ' قلم روشنائی کا ادب' طلبہ سے ذاتی خدمت' تبلیغ کی اہمیت' داعی کے اوصاف اور کام وغیرہ جیسے عنوانات سے کتاب کے دائرہ موضوعات کی وسعت و جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مصنف نے مستند مآخذ سے معلومات کا عمدہ ذخیرہ جمع کیا ہے جو دلچسپ ہے' معلومات افزا بھی ہے اور قارئین کی توجہ ایسی جزئیات کی طرف مبذول کراتا ہے جہاں ہر شخص کی نگاہ نہیں جاتی۔

دینی مسائل معلوم کرنے اور زندگی کی مختلف الجھنوں کے سلسلے میں مشورہ لینے کے لیے' کتاب کے آخر میں' کراچی کے علماے کرام کے نام پتے' نمبر اور اوقات مشورہ وغیرہ کی تفصیل دی گئی ہے (رفیع الدین ہاشمی) ۔

بچوں کی لائبریری' مقصود احمد۔ ناشر: تعمیر ملت فاؤنڈیشن' ایف ایٹ تھری' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۴۸۔ قیمت: درج نہیں۔

بچوں کی لائبریری کا یہ دوسرا ایڈیشن' پہلے ایڈیشن کی بہت ترقی یافتہ اور مفید تر شکل ہے۔ اور اگر اپنے گذشتہ تبصرے کا حوالہ دیا جائے تو پہلے دریا کوزے میں بند کیا گیا تھا' تو اب سمندر کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً یہ ہر اسکول کی' خصوصاً پرائمری اسکول کی ایک ناگزیر ضرورت ہے لیکن' کیوں کہ ہمارے ملک میں ادارے عموماً خود اپنی ناگزیر ضروریات سے بے نیاز ہوتے ہیں' اس لیے مقصود احمد کی یہ محنت معلوم نہیں کتنے فی صد کے کام آئے!

مصنف نے لائبریری کے حوالے سے' کتب و دیگر معاونات کے حصول کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ پانچویں جماعت تک کے لیے مختلف ناشرین کی اردو' انگریزی' اسلامیات اور ریاضی' درسی کتب کے علاوہ دوسری عام کتب مطالعہ کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ معلمین و معلمات کی ضرورت کی کتب کی بھی خاصی جامع فہرست دی گئی ہے۔ ناشرین کے پتے بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ بچوں میں کتب بینی کی عادت پروان چڑھانے پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف نے اسکولوں کے ذمہ داران کا کام

بالکل آسان کر دیا ہے' اس لیے انھیں مصنف کا احسان مند ہونا چاہیے (م - س)۔

Muhammad (peace be upon him) in his own words' مرتبہ: غوث محی الدین۔ ملنے کا پتا: اے ۹۶' بلاک ۱۳ ڈی' گلشن اقبال' کراچی۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۱۵ روپے۔

مختلف کتب احادیث سے ۸۹ / احادیث کا یہ مجموعہ' مرتب نے ۵۰۰ گھنٹے کی محنت سے منتخب کیا ہے تا کہ آج کے مسائل کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آج کے لوگوں کو کسی واسطے کے بغیر پہنچایا جائے۔ ۱۔ ایمان و عمل ۲۔ دوسروں کا خیال ۳۔ نیکی اور ۴۔ معاشرتی رویے کے چار عنوانات کے تحت تمام احادیث کی سند اور انگریزی زبان کی صحت کا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے اور ان افراد کے نام دیے گئے ہیں جنھوں نے بطور گروپ اس کام میں مرتب کی مدد کی۔ یہ انتخاب بنیادی طور پر رسولؐ اللہ سے ناواقف بلکہ غلط معلومات اور تعصب کے شکار مغربی ممالک کے عوام کے لیے' ایک بہ زبان خود تعارف کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لیے بھی اس کی افادیت بطور تذکیر مسلمہ ہے۔ ملک میں انگریزی کے بڑھتے ہوئے رواج میں اس نوعیت کے کتابچوں کی اپنی اہمیت ہے (م - س)۔

مسلمان اور امامت کبریٰ' صدر الدین اصلاحی۔ ناشر: تیسیر پبلی کیشنز' ۱/۱۹۱ غفار منزل' جامعہ نگر' نئی دہلی۔ صفحات: ۵۰۔ قیمت: درج نہیں۔

۶۱ سال قبل کی یہ تحریر امت مسلمہ کی موجودہ صورت حال میں کچھ زیادہ ہی اہم ہو جاتی ہے کہ آج بھی مسائل کی بنیادی نوعیت وہی ہے۔ حالات تبدیل تو ہوئے ہیں لیکن ۶۰' ۶۵ سال قوموں کی زندگی میں کوئی بڑی مدت نہیں۔ مولانا صدرالدین اصلاحیؒ نے اس تحریر میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ملت اسلامیہ اپنا کھویا ہوا بلند مقام اسی وقت حاصل کر سکتی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے یکسو ہو جائے اور ان جرائم کو ترک کر دے جو اہل کتاب کی امامت سے معزولی کا سبب بنے۔ انھوں نے قرآن پاک کی روشنی میں' اہل کتاب کے جرائم کی فہرست مرتب کی ہے جس کے آئینے میں آج کی امت مسلمہ اپنی تصویر دیکھ سکتی ہے: ۱۔ ملی افتراق ۲۔ تحریف کتاب ۳۔ کتمان حق ۴۔ حب عاجلہ اور کراہیت موت ۵۔ علماے سو ۶۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اعراض ۷۔ احکام شرعی سے بے اعتنائی ۸۔ باہمی عداوتیں ۹۔ اکل حرام ۱۰۔ موالات کفار و مشرکین ۱۱۔ تلاش حیل ۱۲۔ جہل و رائے پرستی۔ قائدین امت کا فریضہ ہے کہ وہ امراض کی صحیح تشخیص کر کے علاج کریں تاکہ امامت کبریٰ کا منصب پھر حاصل ہو سکے۔ (م - س)۔